جناب حافظ محمد طاہر محمود اشرفی صاحب

یروشلم میں توسیع کا اسرائیلی منصوبہ

نام نہاد آزاد فلسطینی ریاست جس کا حدود اربعہ ایک بلدیاتی ادارے کی حدود سے زیادہ نہیں اور اس کا اقتدار بھی ایک کارپوریشن کے چیئرمین کے عہدے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کو حل نہیں کرسکا البتہ یاسر عرفات کے طرز عمل اور لاکھوں فلسطینیوں کے موقف سے انحراف کے نتیجے میں جہاں پی ایل او کا کردار ختم ہوا اور فلسطینی عوام کی توقعات اور امیدیں اس سے ختم ہوکر رہ گئیں ہیں خود فلسطینی عوام کے اتحاد یک جہتی اور آزادی فلسطین کے لئے ان کی جدوجہد کو بھی زبردست نقصان پہنچا۔ حماس نے شیخ احمد یاسین کی قیادت میں اسرائیل کے خلاف مسلح جدوجہد شروع کی اور حماس کے ارکان اس کیلئے قربانیاں بھی دے رہے ہیں۔ اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان معاہدہ امن میں مصر اور امریکہ کے علاوہ اردن نے بنیادی کردار ادا کیا لیکن اسرائیل نے اس معاہدہ کیلئے جن شرائط کو تسلیم کیا ان کی کبھی پاسداری نہیں کی اور وہ ان شرائط کی مسلسل خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ ہدایت کر رہا ہے کہ فلسطینی آج بھی اسرائیل کے غلام ہیں اور آزاد فلسطینی ریاست کا وجود کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اسرائیل جب چاہتا ہے اور جسے چاہتا ہے آزاد فلسطینی ریاست سے باہر نکال کرتا ہے، داخلہ بند کردیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گرفتار کرکے جیل میں ٹھونس دیتا ہے۔ آئے دن پرامن فلسطینی عوام پر گولیاں برسائی جاتی ہیں ان کے مکانات گرادیئے جاتے ہیں ان پر یہودی آبادکار قبضہ کرلیتے ہیں۔ بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ میں مسلمانوں کا داخلہ بند کردیا جاتا ہے۔ انہیں مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ ہیکل سلیمانی کی تلاش کی آڑ میں مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی سازش کی جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ مسجد اقصیٰ کو نذر آتش کرنے کی ناپاک جسارت بھی کی جاچکی ہے۔ المیہ یہ ہے کہ دنیا میں انصاف کے علمبردار اور بڑی طاقتیں اس پر خاموش ہیں اگر کبھی اسرائیل کو اس سے منع کیا جاتا ہے تو وہ ہر احتجاج کو مسترد کردیتا ہے بلکہ وہ امریکہ تک کو آنکھیں دکھانے لگتا ہے۔ اسرائیل نے پی ایل او سے معاہدہ کے تحت یہ شرط قبول کی تھی کہ وہ فلسطینی آبادی کے قریب کوئی یہودی بستی تعمیر نہیں کرے گا اور اسکی کسی آبادی کو محصور کرنے کی کوشش نہیں کرے گا لیکن اسرائیل نے اس شرط کو بھی مذاق بناکر نہ صرف فلسطینی آبادیوں کے قریب یہودی بستیاں تعمیر کیں بلکہ انہیں باقاعدہ محصور کردیا گیا تاکہ جب چاہئے انہیں بے بس کردے یہ کہ

ان کے مکانات پر قبضہ کرلے افسوسناک امر یہ ہے کہ امریکہ اور دوسری طاقتوں نے اسرائیل کو کبھی لگام دینے کی کوشش نہیں کی ۔ حال ہی میں اسرائیل نے یروشلم کی توسیع کا ایک منصوبہ بنایا ہے اس کے تحت وہ اس شہر کی حدود میں توسیع کرنا چاہتا ہے اس منصوبے کو بروئے کار لایا گیا تو نہ صرف اس شہر کا تقدس مجروح ہوگا بلکہ فلسطینی آبادیاں بھی اس توسیع میں شامل کرلی جائیں گے اس طرح ہزاروں فلسطینی ایک مرتبہ پھر بے گھر ہوکر رہ جائیں گے ، ان کے مکانات ان کی زمین اور ان کی املاک توسیعی منصوبے کی نذر ہوجائیں گے اس سے ایک کشیدگی پیدا ہوگی ۔ یہ توسیعی منصوبہ معاہدہ امن کی صریحاً خلاف ورزی کے زمرے میں آتا ہے لیکن امریکہ نے اس منصوبے سے اتفاق کرتے ہوئے فلسطینی عوام کے مطالبات کو مسترد کردیا ہے ۔ اس منصوبے سے مشرق وسطیٰ میں ایک نئے تصادم کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے ۔ چنانچہ سعودی عرب کے شاہ فہد نے بھی اسے مشرقی وسطیٰ میں قیام امن کے مقاصد کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اسرائیل کی مذمت کی ہے اور امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کو اس سے باز رکھے اس طرح شام اور بعض دوسرے عرب ممالک کی طرف سے بھی اس کی مخالفت کی گئی ہے ۔ یاسر عرفات نے بھی اسے آئندہ جنگ کا پیش خیمہ قرار دیا ہے ۔ کیونکہ یہ فلسطینی ریاست اور فلسطینی عوام کے خلاف ایک زش ہے ۔ یہ مسلمانوں کے مقدس مقامات کو منہدم کرنے کا ایک مذموم منصوبہ ہے ۔ انتہا یہ ہے کہ مصر اور اردن کی طرف سے بھی اسرائیل کے اس منصوبے کی مذمت کی جارہی ہے لیکن مغربی طاقتیں اور دوسری عالمی برادری اس پر خاموش ہے ۔ ان حالات میں یہ ضروری ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیائے اسلام اسرائیل کے ان جارحانہ عزائم کے خلاف آواز بلند کرے اور اقوام متحدہ کے ذریعے اسرائیل کو مجبور کیا جائے کہ وہ یروشلم میں توسیع کے منصوبے کو رکوانے کی پوری کوشش کرے کیونکہ یہ صرف آزاد فلسطینی ریاست ہی کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری عرب دنیا اور پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے ، قبلہ اول کا مسئلہ ہے اس لئے پوری اسلامی برادری کا یہ فرض ہے کہ وہ یہودیوں کو اس منصوبے سے باز رکھنے کے لئے کوئی مشترکہ قدم اٹھائے اور اقوام متحدہ کے علاوہ اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے پلیٹ فارم سے بھی اس کے خلاف آواز اٹھائی جانی چاہئیے ۔ اقوام متحدہ جیسا ادارہ اس معاملے میں بالکل ناکام رہا ہے وہ صرف بڑی طاقتوں کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے ۔ چھوٹے اور کمزور ممالک کے مفادات کو نقصان پہنچا رہا ہے جس سے ادارے کی افادیت بھی ختم ہوکر رہ گئی ہے اور خدشہ یہ ہے کہ اس ادارے کا حشر بھی لیگ آف نیشنز جیسا ہی ہوگا اور دنیا کسی نئے المیے سے دوچار ہوجائے گی ۔ مصر اور عرب لیگ نے بھی اسرائیل کے اس منصوبے کے خلاف ایک ہنگامی اجلاس طلب کرلیا ہے ۔ عرب لیگ بھی عالم برادری پر زور دینا چاہتی ہے کہ وہ اسرائیل کو اس کی ہٹ دھرمی سے باز رکھے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی بھی عالمی طاقت ، عالمی

(بقیہ صفحہ 53 پر)